سبق ۱۲

جھگڑوں کو حل کرنا

ہم خُدا تعالیٰ کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اِس لیے لازم ہے کہ ہم ایک دُوسرے سے گہری دِلی محبت کریں۔ یسوع المسیح نے فرمایا: "اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تُم میرے شاگرد ہو۔" (یوحنا ۱۳:۳۵) (پی۔بی۔ایس)

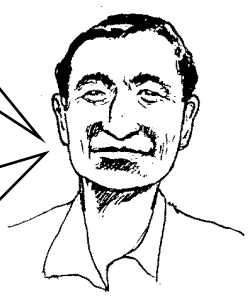

تاہم یسوع المسیح کے پیروکار ہوتے ہوئے بھی ہمارے درمیان کبھی کبھی کچھ تفرقات ہو جاتے ہیں۔ اِس سبق میں ہم سیکھیں گے کہ ہم اِن جھگڑوں کو کیسے حل کر سکتے ہیں۔ جب ہم یہ کرنا سیکھ جائیں گے تو ہمارے درمیان برادرانہ مُحبت کا بندھن پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔

المسیح کے پیروکاروں کے درمیان جھگڑے

1 ہر خاندان میں بہن کبھی کبھی بھائیوں کے درمیان حسد یا دیگر نوعیت کے تفرقات تو موجود ہوتے ہیں۔ ایسا ہمارے رُوحانی خاندان یعنی المسیح کی جماعت میں بھی ہوتا ہے۔ آسمان میں ہماری رُوحانی جماعت یقیناً کامل ہو گی مگر ابھی زمین پر وہ بے عَیب نہیں ہے۔

(الف) کیا کبھی کِسی مسیحی بہن یا بھائی نے آپ کو دُکھ دِیا ہے؟ [ہاں/نہیں]

(ب) کیا آپ نے اپنے کِسی مسیحی بہن یا بھائی کو دُکھ دیا ہے؟ [ہاں/نہیں]

2 پطرس رسول کے دور میں بھی المسیح کے شاگردوں کے درمیان کبھی کبھار کوئی جھگڑا نکل آتا تھا۔ دیکھئے پطرس رسول اُن کو ایسے موقع پر کیا نصیحت کر رہے ہیں۔ **(پڑھیئے ۱۔ پطرس ۳:۸۔۱۲ اور آیت ۸ میں خالی جگہ پُر کریں)**

"غرض سب کے سب یک دِل اور ہمدرد رہو۔ برادرانہ _____ رکھو۔ نرم دِل اور _____" (پی۔بی۔ایس)

3 جب اُنھوں نے آپس کے تفرقات کو حل کرنا سیکھ لیا تو اُن کی بَرادرانہ محبت پہلے سے زِیادہ بڑھ گئی۔ دیئے گئے بیانات کو "دُرست" یا "غلط" کے طور پر پہچانیئے۔

__ (الف) خُدا تعالیٰ کے برگزیدہ لوگ اِس دُنیا میں ہمیشہ کامل ہوتے ہیں

__ (ب) المسیح کے پیروکاروں کے درمیان کبھی کبھی جھگڑے ہوتے ہیں

__ (ج) المسیح کے پیروکار آپس کے تفرقات کا حل کرکے تعلقات بحال کر سکتے ہیں

4 ابتدائی کلیسیا کے پیروکاروں کے جھگڑے ہمارے آج کل کے جھگڑوں سے ملتے جُلتے تھے۔ مثلاً اِن بیانات کو دیکھئے:

- کلیسیا کے ایک گروہ نے اعتراض کیا کہ دُوسرے گروہ کو اُن سے زیادہ امداد ملتی تھی۔ (رسولوں کے اعمال ۶:۱۔۶)
- ایک گروہ نے تو پطرس رسُول پر تنقید کی کہ اُنھوں نے ثقافتی اُصولوں کو توڑا ہے۔ (رسولوں کے اعمال ۱۱:۱۔۸۱)

- دو گروہوں کی آپس میں بحث ہوئی کہ المسیح کے پیروکاروں کو کیسے مذہبی رسم و رواج کا پابند ہونا پڑے گا۔ (رسولوں کے اعمال ۱:۱۵۔۳۲)

اِن تمام موقعوں پر پیروکاروں نے جھگڑوں کا حل اور باہمی امن کی راہ پائی۔ وہ اپنے قائد پطرس رسُول کی ہدایت کی پیروی کر رہے تھے۔

مندرجہ ذیل آیت کو حفظ کیجیے:

"صُلح سلامتی کا طالب ہو کر اس کے پیچھے لگا رہے۔" (۱۔ پطرس ۳:۱۱) (جیو ترجمہ)

5 آپ کے تجربہ میں آج کل مسیحی برادری میں تکرار کن وجوہات کی بنا پر ہوتی ہے؟ مندرجہ ذیل بیانات میں سے آپ نے کونسی وجوہات کو دیکھا ہے؟

__ (الف) ایک پیروکار دوسرے کو خفا کر دیتا ہے۔
__ (ب) ایک پیروکار دولت مند پیروکار سے حسد کرتا ہے۔
__ (ج) دو پیروکار ایک ہی جماعت کی سربراہی کرنے کے لیے مُقابلہ کرتے ہیں۔
__ (د) المسیح کے پیروکاروں کا تعلیمی اختلاف ہونا۔
__ (ہ) پیروکار ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے بات کرتے ہیں۔
__ (ذ) کوئی اور وجہ، جیسے _____

(اپنے ذاتی تجربہ میں سے کوئی مثال دیجیے)

خُدا تعالیٰ ہمارے جھگڑوں کے حل کا آرزومند ہے

6 خُدا تعالیٰ جب بھی ہمیں جھگڑوں کی وجہ سے بٹا ہوا دیکھتا ہے تو وہ رنجیدہ ہوتا ہے۔
وہ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ صُلح صفائی سے رہتے دیکھنا چاہتا ہے۔ یسُوع المسیح نے تعلیم دی کہ عبادت میں شامل ہونے سے پہلے آپس میں صُلح کرنا لازمی ہے۔ (متی ۵:۲۳۔۲۴)

ہمارے نجات دہندہ یسوع المسیح کا کیا رویہ ہے جب اُسکے چُنے ہوئے لوگوں کے درمیان تفرقات ہوتے ہیں؟
(دو درست بیانات کا انتخاب کیجیے)

__ (الف) وہ بہت غم زدہ ہو جاتا ہے
__ (ب) اُس کو ایسی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا
__ (ج) وہ ہمارے اختلافات کے حل ہونے کا آرزومند ہے

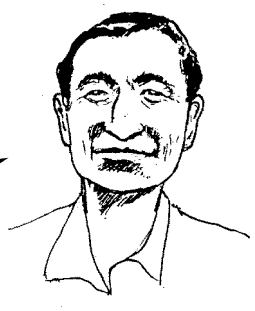

خدا تعالیٰ ہمارے اختلافات کے حل ہو جانے اور ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ صُلح صفائی سے رہنے کا آرزومند ہے۔ لیکن ہم یہ عملی طور پر کیسے کر سکتے ہیں؟ ہمارے سامنے اچھے اور بُرے طریقے ہیں۔ آیئے پہلے بُرے طریقوں کو دیکھتے ہیں۔

جھگڑوں کو حل کرنے کے بُرے طریقے

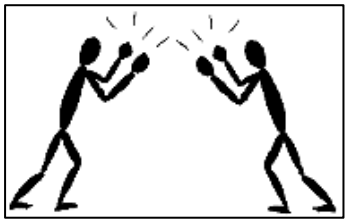

7 جھگڑوں کو حَل کرنے کا پہلا بُرا طریقہ، آپس میں لڑنا ہے۔ چند لوگ مُکّوں سے اور چند کلاشنکوف سے لڑتے ہیں۔ کُچھ لوگ عدالت میں اور کچھ اپنے گھروں میں لڑتے ہیں۔ لیکن سبق ۱۰ کے مُطابق ایسا کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے؟

__ (الف) صُلح __ (ب) بدلہ

8 تفرقات حل کرنے کا اگلا بُرا طریقہ ایک دوسرے سے مُنہ پھیر لینا ہے۔ لوگ ایک دوسرے سے کِنارہ کَش ہو جاتے ہیں اور بات چیت سے اِنکار کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں کو بھی دوسرے گھر سے رابطہ رکھنے سے روکتے ہیں۔

کبھی کبھی یہ علیحدگی کئی برسوں تک چلتی ہے۔ آپ کے تجُربہ سے، ایسی جُدائی کے منفی اثرات کیا ہونگے؟

9 تفَرقات حل کرنے کا تیسرا بُرا طریقہ دوسروں کو زبردستی جُھکنے پر مجبور کرنا ہے۔ طاقتور شخص کمزور شخص سے اپنی بات منواتا ہے۔ اگر جھگڑا ختم کروانے کے لیے کسی تیسرے شخص کی مدد لیں تو وہ اکثر مسئلے کا جائزہ لیے بغیر مُخالفین میں سے بڑے شخص کی طرف داری کرتے ہوئے فیصلہ کرے گا۔ نتیجے میں کم درجہ یا کم عُمر شخص کو ہی معافی مانگنی پڑتی ہے جبکہ وہ دِل میں خود کو غلط نہیں سمجھتا۔

سَطحی طور پر ایسا لگتا سے کہ ایک صُلح کی فِضا قائم ہو گئی ہے، لیکن:

(الف) کیا اِنصاف کا تقاضا پُورا ہوا؟ [ہاں/نہیں]
(ب) کیا کم حیثیت والے شخص کے دل میں رنجش رہ جائے گی؟ [ہاں/نہیں]
(ج) کیا ایسے حالات میں حقیقی صُلح ہوئی ہے؟ [ہاں/نہیں]

10 تفرقات کو زبردستی سُلجھانے سے صِرف سَطحی صلح ہوتی ہے۔ یہ حقیقی اور کُل وقتی حل نہیں ہے۔ ایک بیوی اپنے شوہر کے سامنے جبَری جُھک جائے گی مگر اُن دونوں کے دِل خفگی سے بھرے رہیں گے۔ روحانی جماعت میں نوپیروکار اپنے بُزرگ راہنما کے سامنے اسکی بات مانے گا مگر اُسکی پیٹھ پیچھے وہ باقی پیروکاروں میں اُسکے خِلاف باتیں پھیلائے گا جو بعد میں گروہ کی یکجہتی کو توڑ سکتی ہے۔

کیا لڑنے، مُنہ پھیر لینے یا زبردستی جُھکنے پر مجبور کرنے سے حقیقی اطمینان حاصل ہو سکتا ہے؟ [ہاں/نہیں]

جھگڑے حَل کرنے کا بہتر طریقہ

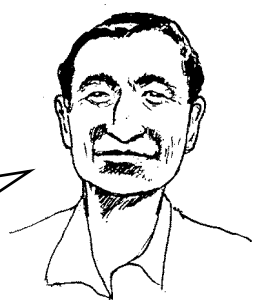

آیئے اب تفرقات حل کرنے کا ایک بہتر طریقہ سیکھتے ہیں۔ اس طریقہ کے تین اِقدام ہیں۔

پہلا قدم: اپنے جذبات کو خُدا تعالیٰ کے سامنے لائیں
دُوسرا قدم: دوسرے شخص سے بات چیت کریں
تیسرا قدم: معاف کریں اور معافی پائیں

پہلا قدم: اپنے جذبات کو خُدا تعالیٰ کے سامنے لائیں

11 جب ہمارا کسی کے ساتھ جھگڑا ہوتا ہے تو ہمارے دِل میں اس شخص کے لیے منفی جذبات برپا ہو جاتے ہیں۔ دُکھ، غُصہ اور بدلہ کی خواہش ہمارے ذہن کو مکمل طور پر بھر دیتی ہے اور کسی مثبت سوچ کی گنجائش نہیں رہتی!

اگر ایسے وقت میں، جب ہمارا ذہن غُصہ سے بھرا ہوا ہو اور ہم دوسرے شخص کا سامنا کرنے جائیں، تو یقیناً ہم بدکلامی سے پرہیز نہیں کریں گے اور جواب میں بدکلامی ہی حاصل کریں گے۔

ایسی صورتِ حال میں، کیا وہ شخص ہماری کوئی بھی بات تسلی سے سُن پائے گا؟ [ہاں/نہیں]

12 اس لیے، صُلح کے پہلے قدم کے طور پر یہ ضُروری ہے کہ ہم اپنے منفی جذبات کو خُدا تعالیٰ کے قدموں میں لے کر آئیں۔ وہ ہمارے دل کی باتیں سُنتا ہے۔ وہ ہمارا طبیب ہے اور جِس طرح مریض اپنے جسمانی زَخم ڈاکٹر کے پاس معائنہ کے لیے لے کر جاتا ہے، اِسی طرح ہم خدا کو اپنے روحانی زخم دِکھا سکتے ہیں۔

تو اپنے تفرقات کو حل کرنے کا پہلا قدم کیا ہے؟ اپنے _____ کو خُدا تعالیٰ کے سامنے لائیں۔

13 جیسے جیسے ہم خدا تعالیٰ سے بات چیت کرتے جاتے ہیں تو ہمارے منفی جذبات، ہمارے ذہن میں سُکڑنا ہونا شُروع ہو جاتے ہیں۔ اور اِس طرح سے دوسری مُثبت سوچوں کی گُنجائش بن جاتی ہے۔

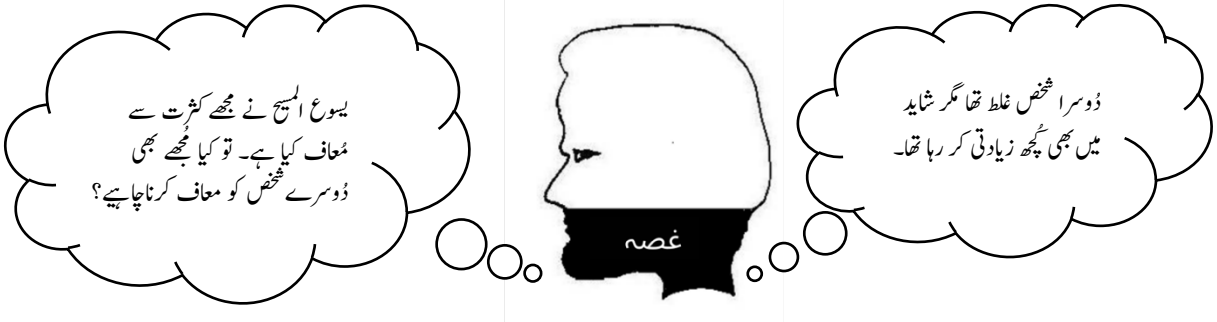

غالباً ہم ابھی تک مکمل طور پر غُصہ سے آزاد نہیں ہوئے۔ لیکن رَفتہ رَفتہ ہمارے جذبات کافی حد تک ہمارے قابُو میں آ جائیں گے کہ ہم دُوسرے شخص سے آرام سے بات کر سکیں۔ ہمیں خُدا تعالیٰ سے اپنے حَریف کے لیے بھی دُعا کرنے کی ضُرورت ہے کہ وہ بھی ہماری بات سُننے کے لیے رَضامند ہو جائے۔ ہم مُناسب وقت کے منتظر ہیں جب ہم مُلاقات کر سکیں گے۔

تو تفرقات کو مِٹانے کے لیے پہلا قدم کونسا ہے؟ اپنے _____ کو خُدا تعالیٰ کے سامنے لائیں۔

دُوسرا قدم: دوسرے شخص سے بات چیت کریں

14 یہاں پر یسوع المسیح کے دوپیروکار آپس میں بات چیت کر رہے ہیں۔ اِن کے درمیان ایک تفرقہ ہے۔ علی گفتگو میں پہل کرتا ہے:

(الف) کیا یہ بحث سکون سے یا غُصہ سے ہو رہی ہے؟ _____

(ب) کیا یہ دونوں اشخاص ایک دوسرے کی بات توجہ سے سُن رہے ہیں؟ _____

15 کریم سے بات کرنے سے پہلے علی نے اپنے جذبات کو خُدا کے سامنے لا کر پہلا قدم پورا کیا تھا۔ یوں اب وہ اس قابِل ہے کہ دوسرے قدم پر عمل کرتے ہوئے وہ کریم سے غُصہ کیے بغیر بات چیت کر رہا ہے۔ نہایت سکون سے اُس نے کریم کو اپنی رنجش کے بارے میں بتایا۔ کریم نے بھی بِنا مداخلت اُس کی بات توجہ سے سُنی۔ پھر کریم نے اپنی خُفگی کا بیان کیا اور علی نے بھی کِسی مداخلت کے بغیر اُس کی بات مُکمل توجہ سے سُنی۔

دونوں نے اپنے احساسات کو صاف دلی سے لیکن مُحبت سے بیان کیا۔ وہ "مُحبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہ کر" بولتے ہیں (افسیوں ۴:۱۵) (پی۔بی۔ایس)۔ انھوں نے اپنے تفرقات کو حل کرنے کے لیے نہایت ہی عُمدہ اِقدام لیے ہیں۔

تفرقات کو حل کرنے کے لیے دوسرا قدم کیا ہے؟ دوسرے شخص سے [بات چیت / لڑائی] کریں۔ (درست بیان پر دائرہ لگائیے)

16 یہ بھی دیکھیں کہ علی نے کریم کی ذات پر کوئی سخت تنقید نہیں کی نہ اُس کی بےعزتی کی۔ بلکہ اِس کے برعکس اُس نے کریم کی مخصوص غلطی پر اپنی توجہ مرکوز کی ہے۔ جھگڑے میں یہ بات یاد رکھنا ہمارے لیے بہت ضروری ہے۔ اس لیے:

(الف) مندرجہ ذیل دو بیانات میں سے کونسا ایک بیوی کو اپنے شوہر سے کہنا مُناسب ہے؟

۱۔ کل آپ نے زیادہ مہنگا گوشت خریدا، کیا یہ مُمکن ہے کہ آئندہ آپ کسی اور قصاب کے پاس جائیں؟
۲۔ آپ ہمیشہ ہمارے پیسے برباد کرتے ہیں!

(ب) آپ نے اس جُملے کا انتخاب کیوں کیا ہے؟_____

17 لیکن علی سے بھی ایک غلطی تو ہوئی تھی۔ اس نے کریم کے پاس جا کر اس سے تنہائی میں بات کرنے کی بجائے اپنے دوستوں میں اس کی شکایت کی۔ ہمارے خُداوند یسوع نے ہمارے لیے یہ ہدایت کی:

"اگر تیرے بھائی نے تیرا گُناہ کیا ہو تو اکیلے اس کے پاس جا کر اُس کا گناہ اُس پر ظاہر کر۔ اگر وہ تیری بات مانے تو تُو نے اپنے بھائی کو جیت لیا۔" (متی ۱۸:۱۵) (جیو ترجمہ)

تنہائی میں ذَاتی طور پر بات چیت کرنا کیوں اہم ہے؟ (اپنی ذاتی رائے کو لکھیں اور گفتگو کے لیے تیار رہیں)

_____

_____

18 آیئے دیکھتے ہیں کہ کیا علی اور کریم اپنے جھگڑے کو حل کرنے کے لیے کسی غلط طریقہ کو استعمال کر رہے ہیں یا نہیں، جیسا کہ ہم اِس سبق میں پڑھ چکے ہیں:

(الف) کیا علی اور کریم آپس میں لڑ رہے ہیں؟ [ہاں/نہیں]
(ب) کیا وہ ایک دوسرے سے مُنہ پھیر رہے ہیں؟ [ہاں/نہیں]
(ج) کیا ان میں سے ایک دُوسرے کو زبردستی جُھکنے پر مجبور کر رہے ہیں؟ [ہاں/نہیں]

19 وہ دونوں اپنے تفرقات کو اچھے انداز میں حل کر رہے ہیں! یہاں پر وہ دو اقدام تحریر کیجیے جو انھوں نے اِس وقت تک لیے ہیں:

پہلا قدم: اپنے _____ خدا تعالیٰ کے سامنے لائیں۔
دوسرا قدم: دوسرے شخص سے _____ کریں۔

20 اب علی اور کریم تیسرے قدم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

تیسرا قدم: معاف کریں اور معافی پائیں

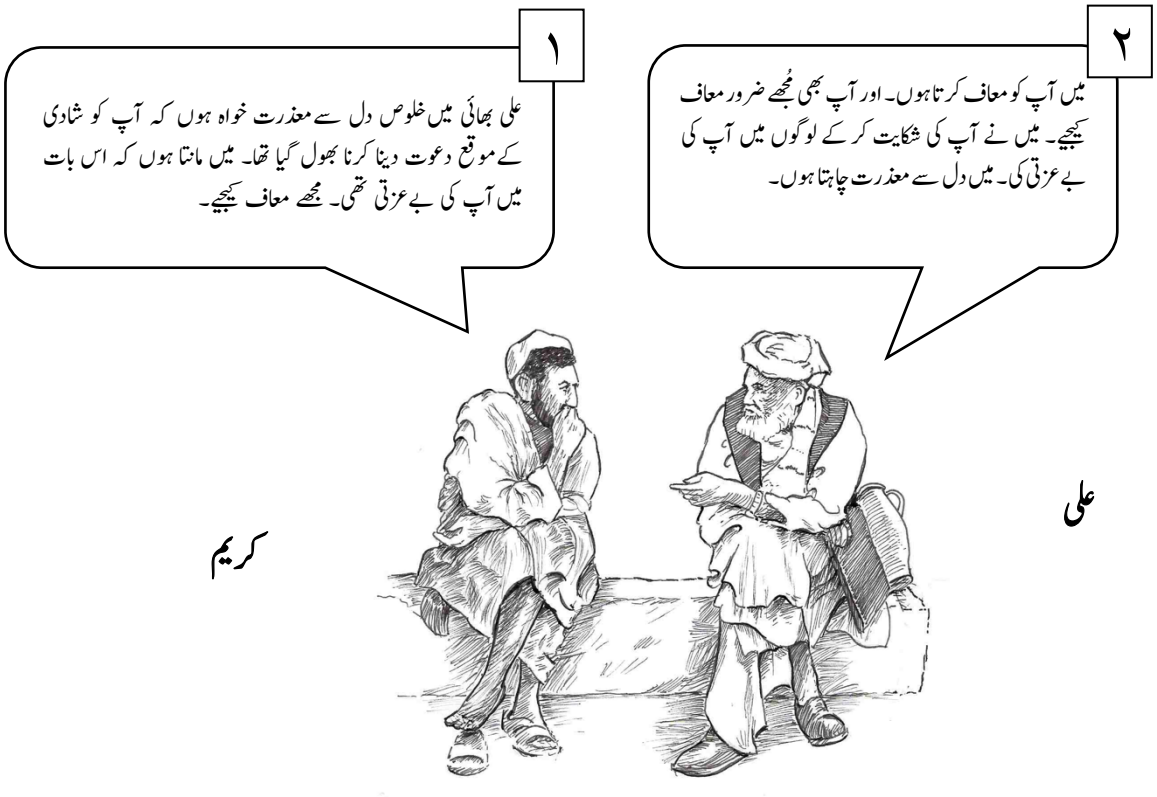

اس گفتگو میں،

(الف) کونسا شخص معذرت خواہ ہے؟ (صرف ایک کا انتخاب کیجیے)

____۱) علی ____۲) کریم ____۳) دونوں ____۴) ان میں سے کوئی بھی نہیں

(ب) اِن دونوں نے کیا اقرار کِیا؟ (صرف ایک بیان کا انتخاب کیجیے)

____ ۱) "میری کوئی غلطی نہیں تھی"

____ ۲) "جو بھی کچھ ہوا، وہ میری ہی غلطی تھی"

____ ۳) "میں اپنے حصہ کی غلطی کی معذرت چاہتا ہوں"

21 ان دونوں میں سے کوئی بھی مُکمل طور پر جُھکتے ہوئے یہ نہیں کہہ رہا کہ،"یہ سب میری ہی غلطی تھی" بلکہ وہ اس بات کو پہچانتے ہیں کہ "تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی" اور اس لیے:

- علی نے خصوصی طور پر اپنے حصہ کی غلطی کی معافی مانگی۔
- کریم نے خصوصی طور پر اپنے حصہ کی غلطی کی معافی مانگی۔

کسی سے معافی مانگنا ایک نہایت ہی مُشکل کام ہے۔ یہ کمزوری کا نِشان نہیں ہے بلکہ مَردانگی اور طاقت کا نشان ہے۔
اپنے تفرقات کو حل کرنے کے لیے ہمارے پاس تیسرا قدم کیا ہے؟

معاف _____ اور معافی _____

22 بائبل مُقدس میں لکھا ہے:

"اور جِس طرح خُدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کئے ہیں تم بھی ایک دوسرے کے قصور معاف کرو۔"
(افسیوں ۴:۳۲) (پی-بی-ایس)

خُدا نے ہماری ماضی کے گُناہ ہم کو مُعاف کیے ہیں اور اُن کو دفن کر دیا ہے۔ اسی طرح جب ہم کسی کی غلطی کو مُعاف کر دیتے ہیں تو ہمیں اس بات کو دفن کر دینا چاہیے۔ بعد میں پھر اس کا ذِکر نہیں کرنا چاہیے!

لیکن ہم کیا کریں اگر ایسا ہو کہ وہ شخص اُس غلطی کو مُستقبل میں دوہرا دے؟ تو کیا ہم پر یہ واجِب ہے کہ ہم دوبارہ اس کو معافی دیں؟ پطرس رسول نے بھی یہی سوال پوچھا تھا۔ یسوع المسیح کا جواب پڑھیے، **متی ۱۸:۲۱۔۲۲** (متی رسول کی انجیل آپ کو بائبل کی فہرست کتب میں باآسانی مل جائے گی)

یسوع المسیح نے پطرس کو کتنی بار معاف کرنے کو کہا؟ _____

23 دیکھیے اب علی اور کریم کِس طرح سے ایک دوسرے کو مُعافی دے رہے ہیں اور مُعافی حاصل کر رہے ہیں۔ یہ ایمان میں بھائی ہوتے ہوئے اپنے تعلقات کو بحال کرنے پر کتنی خوشی حاصل کر رہے ہیں!

ٹھہریئے اور سوچیئے:

- **کیا آپ کا کسی مسیحی بہن یا بھائی سے جھگڑا ہے؟ کیا آپ صُلح کر کے اِس خوشی کو محسوس کرنا چاہیں گے؟ خُدا سے اِس بات کے لیے دُعا کریں۔**

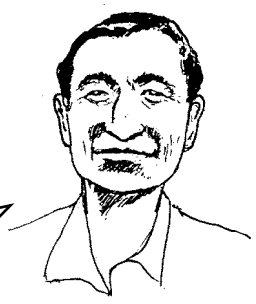

کبھی کبھی کسی جھگڑے میں اگر ہم معاف کرنا اور معافی پانا چاہیں بھی تو دوسرا شخص شاید ابھی اِس کے لئے تیار نہ ہو۔ جب تک کہ وہ اپنا رویہ تبدیل نہیں کرتا صُلح کرنا ممکن نہیں۔ لیکن پھر بھی ہمیں اپنی طرف سے پوری کوشش کرنی چاہیے۔ خُداوند فرماتا ہے: "جہاں تک ہو سکے تُم اپنی طرف سے سب آدمیوں کے ساتھ میل مِلاپ رکھو۔" (رومیوں ۱۲:۱۸) (پی۔بی۔ایس)

سبق نمبر ۱۲ کا عملی کام

سوال نمبر ۲۳ میں آپ نے ایسے شخص کے بارے میں سوچا ہو گا جس سے آپ کو صُلح کرنے کی ضرورت ہے۔ اِس ہفتہ میں ہر دِن آپ اُس کے لیے دُعا کرتے رہیں۔ آپ اس دُعا کو استعمال کر سکتے ہیں:

”پیارے خُدا باپ،
میرے جذبات [نام] کے بارے میں تبدیل کر،
میری مدد کر کہ میں اُس کا نظریہ سمجھ سکوں،
مجھے اُس سے بات کرنے کا کوئی مُناسب موقعہ فراہم کر،
ہم دونوں کی مدد کر کہ ہم ایک دوسرے کی بات سُن سکیں
اور ایک دوسرے کو معاف کر سکیں،
خُداوند یسوع کے نام میں جس نے مجھے معاف کِیا،
آمین۔“

سبق نمبر ۱۲ کی نظرِ ثانی

1. مُندرجہ ذیل تصاویر میں تین طریقے ہیں جن کی مدد سے لوگ جھگڑوں کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر تصویر کے نیچے ”اچھا“ یا ”بُرا“ ہے۔ انتخاب کیجیے۔

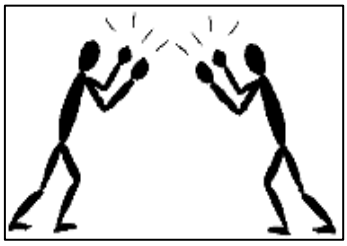

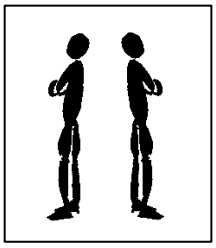

__ (الف) لڑنا __ (ب) مُنہ پھیر لینا __ (ج) زبردستی جُھکنے پر مجبور کرنا

2. تین قوی اقدام لکھیں جو صُلح کرنے میں ہمارے مدد گار ہیں۔
پہلا قدم: اپنے _____ کو خُدا تعالیٰ کے سامنے لائیں۔
دوسرا قدم: دوسرے شخص سے _____ کریں۔
تیسرا قدم: _____ کریں اور _____ پائیں۔

3. حِفظ کی ہوئی آیت تحریر کیجیے :
”_____ کا طالب ہو کر اس کے _____“ (۱۔ پطرس ___ : ____)

حل سبق ۱۲

1 (الف) (ب) ذاتی رائے: شاید ہم میں سے سب ہی کو کسی وجہ سے المسیح کے پیروکاروں نے دُکھ ہو گا اور ہم نے خود بھی کسی نہ کسی کو دُکھ دیا ہو گا۔

2. مُحبت، فروتن بنو

3. (الف) غلط (ب) دُرست (ج) دُرست

4. آیت کو حِفظ کیجیے

5. ذاتی رائے، جماعتی گفتگو

6. الف، ج

7. ب

8. جماعتی گفتگو

9. (الف) نہیں (ب) ہاں (ج) نہیں

10. نہیں

11. نہیں

12. جذبات

13. جذبات

14. (الف) ہاں (ب) ہاں

15. بات چیت

16. (الف) ۱ (ب) کیونکہ بیان نمبر ۱ میں، بیوی اپنے شوہر کے مخصوص عمل کو ظاہر کرتی ہے۔ جبکہ بیان نمبر ۲ اُس کی ذات پر ایک عمومی تنقید ہے۔

17. جماعتی گفتگو

18. (الف) نہیں (ب) نہیں (ج) نہیں

19. جذبات، بات چیت

20. (الف) ۳ (ب) ۳

21. کریں، پائیں

22. سات دفعہ کے ستر بار تک
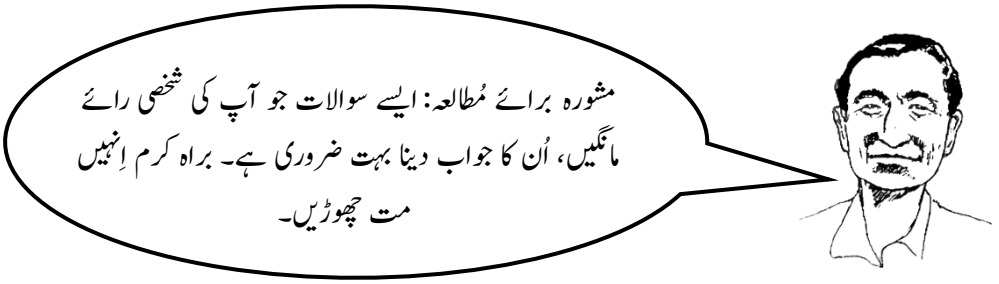
23. ٹھہریئے اور دُعا کیجیے